فتاویٰ امن پوری (قسط ۳۱۱)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

(سوال): عبادت کیا ہے؟

(جواب): عبادت کی سب سے جامع تعریف شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) نے کی ہے۔

❀ فرماتے ہیں:

''عبادت ایک جامع لفظ ہے، جو اللہ تعالیٰ کے تمام پسندیدہ ومحبوب، ظاہری وباطنی اقوال وافعال کو شامل ہے، چنانچہ نماز، زکوۃ، روزہ، حج، سچائی، امانت کی ادائیگی، والدین سے حسن سلوک، رشتہ داروں سے نیکی، وعدوں کو پورا کرنا، نیکی کا حکم، برائی سے روکنا، کفار و منافقین سے جہاد، پڑوسیوں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور زیردست انسانوں اور جانوروں کے ساتھ بھلائی، نیز دعا، ذکر، قرأت وغیرہ سب عبادات ہیں، اسی طرح اللہ ورسول سے محبت، اللہ کا ڈر، اس کی طرف رجوع، خالص اسی کی عبادت، اس کے حکم پر ڈٹ جانا، اس کی نعمتوں پر شکر ادا کرنا، اس کی قضاء وقدر پر راضی ہونا، اس پر توکل کرنا، اس کی رحمت کی امید اور اس کے عذاب کا خوف وغیرہ بھی عبادات ہیں۔''

(العبودية : 8)

عبادت کی اقسام:

تعریف سے معلوم ہوا کہ عبادت اقوال اور ظاہری و باطنی اعمال سب کو محیط ہے، لہٰذا عبادات قولی بھی ہیں، عملی بھی ہیں اور اعتقادی بھی، یعنی عبادت دل سے بھی ہوتی ہے، زبان سے بھی اور دوسرے اعضاء سے بھی۔

اعتقادی عبادات:

یہ عبادت اس عقیدے پر مشتمل ہوتی ہے کہ تمام مخلوقات اللہ ہی کی تخلیق ہیں، اسی کے پاس تصرف ہے اور اس کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، نیز صرف وہی ذات اس قابل ہے کہ اس کے لیے محبت، رجاء، خوف، خشوع، رجوع، توکل اور اخلاص کا مظاہرہ کیا جائے، یہی دلی عبادت ہے۔

قولی عبادت:

یہ عبادت اللہ و رسول پر ایمان کی گواہی، قرآن کریم کی تلاوت، ہر حال میں ذکرِ الٰہی، دعا اور راست گوئی وغیرہ پر مبنی ہے، اسے ہی زبانی عبادت کہتے ہیں۔

عملی عبادت:

اس میں طہارت، نماز، زکوۃ، روزہ، حج، جہاد فی سبیل اللہ اور اعضائے جسمانی سے صادر ہونے والے واجب و مباح کام شامل ہیں، یہی بدنی عبادت کہلاتی ہے۔

قبولیتِ عبادت کے لیے دو ضروری شرطیں ہیں: اخلاص اور اتباعِ سنت۔

سوال: سوشل میڈیا پر لوگ مختلف انداز سے پوسٹیں کرتے ہیں، جن میں نبی کریم ﷺ سے منسوب احادیث لکھی ہوتی ہیں، اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر جھوٹ باندھنا کبیرہ گناہ اور جرم عظیم ہے۔

دین کے متعلق جب بھی کوئی بات کریں، وہ ٹھوس اور تحقیق پر مبنی ہونی چاہیے۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ .

''آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کرنے لگے۔''

(مقدمة صحيح مسلم : 5، وسندهٗ صحيحٌ)

اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنا بھی جرم عظیم ہے، اس کی سزا بھی بیان ہوئی ہے۔

❁ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللّٰهِ وُجُوهُهُمْ مُسْوَدَّةٌ﴾

(الزّمر : ٦٠)

''جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا، قیامت کے روز آپ دیکھیں گے کہ ان کے چہرے سیاہ ہوں گے۔''

اگر کوئی مسلمان کسی حدیث کے صحیح یا ضعیف ہونے کا فرق نہیں کرسکتا، تو اسے چاہیے کہ بغیر تحقیق کے کوئی حدیث بیان نہ کرے، جب تک کہ اہل فن سے اس کا حال دریافت نہ کرلے، تاکہ حزم واحتیاط کا دامن چھوٹنے نہ پائے۔

یاد رہے کہ تبلیغ صرف اور صرف صحیح احادیث کو آگے پہنچانے کا نام ہے، بعض کو تبلیغ دین کے جوش میں رطب ویابس بیان کرنے کو نیکی سمجھتے ہیں، یہ خام خیالی ہے۔

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ایک جگہ یوں تبویب کی ہے:

ذِكْرُ رَحْمَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا، مَنْ بَلَّغَ أُمَّةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا صَحِيحًا عَنْهُ .

''اس بات کا بیان کہ رسول اللہ ﷺ کا جو اُمتی، آپ ﷺ کی ایک صحیح حدیث آگے پہنچاتا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ رحمت فرماتا ہے۔''

(صحيح ابن حبان، قبل الحديث : 67)

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اس تبویب پر بطور دلیل یہ حدیث پیش کی ہے۔

❁ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنِّي حَدِيثًا فَحَفِظَهُ، حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ .

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے، جو میری ایک حدیث سنتا ہے، پھر اسے یاد کرتا ہے، حتی کہ دوسروں تک پہنچا دیتا ہے۔''

(صحيح ابن حبان : 67)

اس کے باوجود بعض لوگ خود ساختہ روایات پر مشتمل پوسٹیں بناتے اور اسے آگے پھیلاتے رہتے ہیں، جس سے یہ باور کراتے ہیں کہ یہ رسول ﷺ کی حدیث ہے۔ یہ کتنا سنگین عمل ہے؟ ملاحظہ فرمائیں۔

رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کرنا:

رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کرنا حرام اور ناجائز ہے۔

❁ سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلٰى أَحَدٍ، مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ .

''میری طرف جھوٹ منسوب کرنا کسی عام آدمی کی طرف جھوٹ منسوب کرنے

جیسا گناہ نہیں ہے، بلکہ جس نے میری طرف جانتے بوجھتے جھوٹ منسوب کیا، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم سمجھے۔''

(زيادات الفضائل لعبد الله بن أحمد : 90، مسند البزار : 1275، مسند أبي يعلى : 966، مشكل الآثار للطّحاوي : 350، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

(العِلل : 667)

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ الَّذِي يَكْذِبُ عَلَيَّ يُبْنٰى لَهٗ بَيْتٌ فِي النَّارِ .

''بلاشبہ جو شخص (جانتے بوجھتے) میری طرف جھوٹی بات منسوب کرتا ہے، اس کے لیے جہنم میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 144/2، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْفِرٰى أَنْ يَدَّعِيَ الرَّجُلُ إِلٰى غَيْرِ أَبِيهِ، أَوْ يُرِيَ عَيْنَهٗ مَا لَمْ تَرَ، أَوْ يَقُولُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ .

''یقیناً یہ سب سے بڑا جھوٹ ہے کہ آدمی اپنے والد کے بجائے کسی اور شخص کی طرف منسوب ہو، یا وہ کسی چیز کو دیکھنے کا جھوٹا دعویٰ کرے، یا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی بات منسوب کرے، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ فرمائی ہو۔''

(صحيح البخاري : 3509)

❁ متواتر حدیث میں ہے:

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ .

”جس نے میری طرف جانتے بوجھتے جھوٹ منسوب کیا، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم سمجھے۔“

(صحيح البخاري : 110، صحيح مسلم : 3)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

كَذٰلِكَ مِمَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا يَعْلَمُ مِثْلَ أَنْ يَرْوِيَ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ أَحَادِيثَ يَجْزِمُ بِهَا وَهُوَ لَا يَعْلَمُ صِحَّتَهَا .

”اسی طرح اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ کاموں میں سے ایک کام یہ بھی ہے کہ آدمی اللہ تعالیٰ کے بارے میں وہ بات کہے، جس کا اسے علم نہ ہو، مثلاً وہ اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول کی باتیں بالجزم بیان کرے، جبکہ وہ ان کی صحت کے بارے میں نہیں جانتا۔“

(مَجموع الفتاویٰ : 3/425)

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

هٰكَذَا لَا يَسُوغُ أَنْ يَّقُولَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا لَا يَعْلَمُ صِحَّتَهٗ وَلَا ثِقَةَ رُوَاتِهٖ بَلْ إِذَا رَأَى أَيَّ حَدِيثٍ كَانَ فِي أَيِّ كِتَابٍ، يَقُولُ : لِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ لَنَا قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهٰذَا خَطَرٌ

عَظِيمٌ، وَشَهَادَةٌ عَلَى الرَّسُولِ بِمَا لَا يَعْلَمُ الشَّاهِدُ .

''اسی طرح کسی حدیث کی صحت اوراس کے راویوں کی ثاہت جانے بغیر یہ کہنا جائز نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوں فرمایا۔ ہوتا یہ ہے کہ جب کسی کتاب سے کوئی حدیث پڑھ لی جاتی ہے، تو آدمی کہنے لگتا ہے کہ (میرا یہ مذہب) رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے ہے، یا ہماری دلیل رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان ہے ۔ یہ بہت بڑا خطرہ ہے اور رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ایسی گواہی ہے، جس کے بارے میں گواہ کو علم نہیں ہوتا۔''

(أحكام أهل الذّمة :114/1)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور تحقیق حدیث:

❁ سیدنا ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہ کے متعلق ہے:

اسْتَأْذَنَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ، وَكَأَنَّهٗ كَانَ مَشْغُولًا، فَرَجَعَ أَبُو مُوسٰى، فَفَرَغَ عُمَرُ، فَقَالَ : أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ائْذَنُوا لَهٗ، قِيلَ : قَدْ رَجَعَ، فَدَعَاهُ فَقَالَ : كُنَّا نُؤْمَرُ بِذٰلِكَ، فَقَالَ : تَأْتِينِي عَلٰى ذٰلِكَ بِالْبَيِّنَةِ، فَانْطَلَقَ إِلٰى مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ، فَسَأَلَهُمْ، فَقَالُوا : لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلٰى هٰذَا إِلَّا أَصْغَرُنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، فَذَهَبَ بِأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، فَقَالَ عُمَرُ : أَخَفِيَ هٰذَا عَلَيَّ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ

يَعْنِي الخُرُوجَ إِلٰى تِجَارَةٍ .

''انہوں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے (سلام کہہ کر) اجازت مانگی، لیکن (سلام کے جواب کی صورت میں) اجازت نہ ملی، شاید عمر رضی اللہ عنہ مصروف ہوں، پھر ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ واپس آ گئے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ غصہ ہوئے اور کہا: کیا میں نے عبد اللہ بن قیس کو اجازت مانگتے ہوئے نہیں سنا، کہا گیا: وہ واپس چلے گئے ہیں، تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں بلایا، تو انہوں نے جواب دیا: ہمیں (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے) یہی حکم دیا جاتا تھا۔

(صحيح البخاري : 2062، صحيح مسلم : 2154)

❁ ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

سُبْحَانَ اللّٰهِ، إِنَّمَا سَمِعْتُ شَيْئًا، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَثَبَّتَ .

''سبحان اللہ! میں نے حدیث سن کر صرف اس کی مزید تائید حاصل کرنا چاہی ہے۔''

(صحيح مسلم : 2154)

یہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے حوالے سے احتیاط کا عالم تھا، جو مبلغین اور واعظین منبر پر بے سند اور بے سروپا روایات بیان کرتے ہیں، ان کے لیے دعوت فکر ہے۔

❁ حافظ سیوطی رحمہ اللہ (۹۱۱ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ مَنْ أَقْدَمَ عَلٰى رِوَايَةِ الْأَحَادِيثِ الْبَاطِلَةِ يَسْتَحِقُّ الضَّرْبَ بِالسِّيَاطِ وَيُهَدَّدُ بِمَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَيُزْجَرُ وَيُهْجَرُ وَلَا يُسَلَّمُ عَلَيْهِ وَيُغْتَابُ فِي اللّٰهِ وَيُسْتَعْدٰى عَلَيْهِ عِنْدَ الْحَاكِمِ وَيُحْكَمُ عَلَيْهِ بِالْمَنْعِ مِنْ رِوَايَةِ ذٰلِكَ وَيُشْهَدُ عَلَيْهِ .

''جو شخص (جانتے بوجھتے) جھوٹی روایات بیان کرنے کا اقدام کرتا ہے، وہ اس لائق ہو جاتا ہے کہ اسے کوڑے مارے جائیں، اس سے سخت سزا سے اسے دھمکایا جائے، اُسے ڈانٹا جائے اور اس کا بائیکاٹ کیا جائے، اسے سلام نہ کیا جائے، اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اس کی برائی سے دوسروں کو آگاہ کیا جائے، اُسے حاکم وقت کے پاس لے جایا جائے، اسے جھوٹی روایات بیان کرنے سے روکا جائے اور اس پر گواہ قائم کیا جائے۔''

(تحذير الخواصّ، ص 109)

۞ امام یحییٰ بن سعید قطان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

الْإِسْنَادُ مِنَ الدِّينِ .

''سند دین ہے۔''

(التّمهيد لابن عبد البر :57/1، وسندهٗ حسنٌ)

۞ امام شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّمَا يُعْلَمُ صِحَّةُ الْحَدِيثِ بِصِحَّةِ الْإِسْنَادِ .

''حدیث کی صحت سند کی صحت سے معلوم ہوتی ہے۔''

(التّمهيد لابن عبد البر :57/1، وسندهٗ حسنٌ)

سند ہی وہ معیار ہے، جس سے علم کی تنقیح کا کام لیا جا سکتا ہے، سند ہی اسلام کی شان وشوکت ہے۔

لہٰذا ضروری ہے کہ بغیر تحقیق کیے آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ پر مشتمل پوسٹیں بھیجنے سے اجتناب کیا جائے، کیونکہ اس سے روزانہ ہزاروں کی تعداد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

طرف جھوٹی باتیں منسوب ہو جاتی ہیں، اہل بدعت اس سے غلط فائدہ اٹھاتے ہیں، لہٰذا یہ دروازہ بند ہونا چاہیے۔

اگر ضرور بالضرور ایسا کرنا ہی ہے، تو اس میں احتیاط کے تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھا جائے، مثلاً اگر آپ کو ایسا کوئی ایس ایم ایس (SMS) یا کوئی پوسٹ موصول ہو، تو تحقیق کے بغیر تسلیم نہ کریں، اس سے پہلے کہ آپ اسے آگے پہنچائیں، اہل فن سے اس بارے دریافت کرلیں۔

سوال: شراب کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: شراب بالاجماع حرام ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَاجْتَنِبُوهُ﴾ (المائدة : ٩٠)

''تم اس سے بچو۔''

❁ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ الْجُعْفِيَّ، سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ، فَنَهَاهُ أَوْ كَرِهَ أَنْ يَصْنَعَهَا، فَقَالَ : إِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ، فَقَالَ : إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ، وَلَكِنَّهُ دَاءٌ .

''سیدنا طارق بن سوید جعفی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کی بابت سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع کر دیا یا ایسا کرنا ناپسند فرمایا، عرض کیا: میں تو بہ طور دوائی استعمال کرتا ہوں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دوائی نہیں، بیماری ہے۔''

(صحيح مسلم : ١٩٨٤)

❁ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُعَرِّضُ بِالْخَمْرِ، وَلَعَلَّ اللّٰهَ سَيُنْزِلُ فِيهَا أَمْرًا، فَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ مِنْهَا شَيْءٌ فَلْيَبِعْهُ وَلْيَنْتَفِعْ بِهٖ، قَالَ : فَمَا لَبِثْنَا إِلَّا يَسِيرًا حَتّٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَرَّمَ الْخَمْرَ، فَمَنْ أَدْرَكَتْهُ هٰذِهِ الْآيَةُ وَعِنْدَهٗ مِنْهَا شَيْءٌ فَلَا يَشْرَبْ، وَلَا يَبِعْ، قَالَ : فَاسْتَقْبَلَ النَّاسُ بِمَا كَانَ عِنْدَهُ مِنْهَا فِي طَرِيقِ الْمَدِينَةِ فَسَفَكُوهَا .

''لوگو! اللہ تعالیٰ نے شراب (کی حرمت) کے بارے میں اشارہ فرمایا ہے، شاید بہت جلد اللہ تعالیٰ اس بارے میں کوئی حکم نازل فرمائے گا، لہٰذا جس کے پاس کوئی شراب موجود ہے، وہ اسے فروخت کر دے اور اس سے فائدہ اٹھا لے۔ صحابی کہتے ہیں: تھوڑا ہی وقت گزرتا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام کر دیا ہے، لہٰذا جسے یہ حکم معلوم ہو جائے اور اس کے پاس شراب موجود ہو، تو وہ اسے مت پیئے اور نہ ہی فروخت کرے۔ تو لوگوں کے پاس جتنی شراب تھی، وہ اسے مدینہ کی گلیوں میں لے کر آئے اور بہادیا۔''

(صحیح مسلم : ١٥٧٨)

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے شراب، بت، مردار اور خنزیر کی خرید وفروخت کو حرام قرار دیا ہے۔ مسلمانوں میں سے کسی نے پوچھا: مردار کی چربی کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ اس سے چمڑے اور کشتیوں کو رنگا جاتا ہے، نیز لوگ اس سے چراغ

بھی جلاتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: حرام ہے، اللہ تعالیٰ یہودیوں کو غارت کرے، جب ان پر چربی حرام ہوئی، تو انھوں نے اسے پگھلا کر بیچ دیا اور اس کی قیمت کھالی۔''

(صحيح البخاري : 2236، صحيح مسلم :1581)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَثَمَنَهَا .

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے شراب پینے اور اس کی خرید وفروخت کو حرام کر دیا ہے۔''

(سنن أبي داود : ٣٤٨٥، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اِجْتَنِبُوا الْخَمْرَ، فَإِنَّهَا أُمُّ الْخَبَائِثِ .

''شراب سے بچیں، کیونکہ یہ اُمّ الخبائث (بیماریوں کی جڑ) ہے۔''

(سنن النسائي : ٥٦٦٩، السنن الكبرٰى للبيهقي : ٢٨٨/٨، وسندهٗ صحيحٌ)

قرآن وحدیث، اجماعِ امت اور سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے فرمان کے خلاف شراب خانہ خراب کو جائز قرار دینے کے لیے فقہ حنفی کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیں:

إِنَّ مَا يَتَّخِذُ مِنَ الْحَنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْعَسَلِ وَالذُّرَّةِ حَلَالٌ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ، وَلَا يُحَدُّ شَارِبُهٗ عِنْدَهٗ، وَإِنْ سَكِرَ مِنْهُ .

''گندم، جَو، شہد اور مکئی سے جو شراب بنائی جائے وہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک حلال ہے۔ امام صاحب کے نزدیک ایسی شراب پینے والے کو حد نہیں لگے گی، اگر چہ اسے نشہ بھی آجائے۔''

(الهداية : ٤٩٦/٢)

۞ امام ابوعوانہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

سَمِعْتُ أَبَا حَنِيفَةَ، وَسُئِلَ عَنِ الْأَشْرِبَةِ، قَالَ : فَمَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ مِنْهَا إِلَّا قَالَ : حَلَالٌ، حَتّٰى سُئِلَ عَنِ السُّكْرِ، فَقَالَ : حَلَالٌ .

''میں نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو سنا، ان سے شراب کے بارے میں پوچھا گیا۔ ان سے شراب کی جس بھی قسم کے بارے میں پوچھا گیا، ان کا جواب یہی تھا کہ حلال ہے، حتی کہ ان سے نشہ آور کے بارے میں پوچھا گیا، تو انہوں نے کہا: حلال ہے۔''

(تاريخ بغداد للخطيب : ٤١٢/١٣، وسندهٗ صحيحٌ)

۞ مفتی تقی عثمانی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

''انگور کی شراب کے علاوہ دوسری نشہ آور اشیاء کو اتنا کم پینا جس سے نشہ نہ ہو، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک قوت حاصل کرنے کے لیے جائز ہے۔''

(تقلید کی شرعی حیثیت، ص۱۰۷، ۱۰۸)

جب شراب سے ہمارے اللہ نے بچنے کا حکم دیا ہے، ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سراسر بیماری قرار دیا ہے، نیز خلیفہ راشد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے نزدیک وہ بیماریوں کی جڑ ہے، تو تھوڑی مقدار میں پینے کا جواز کہاں سے آ گیا؟ اربابِ دانش خود فیصلہ کریں کہ کیا یہ لوگوں کو شرابی بنانے کی کوشش نہیں ہے؟ حالانکہ شراب کی خرید وفروخت ممنوع اور حرام ہے۔ انگور وغیرہ کی شراب کو اس حکم سے مستثنیٰ قرار دینے کی کیا دلیل ہے؟ شراب کی تو ہر قسم اور ہر مقدار حرام ہے۔

❁ سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ، يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَّ وَالْحَرِيرَ، وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ .

''میری امت کے کچھ لوگ زنا، (مردوں کے لیے) ریشم، شراب اور آلات موسیقی کو حلال سمجھیں گے۔''

(صحیح البخاري: 5590)

فرامین نبوی ملاحظہ فرمائیے:

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ، فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ .

''جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ دے، اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔''

(سنن أبي داوٗد: ٣٦٨١، سنن الترمذي: ١٨٦٥، سنن ابن ماجه: ٣٣٩٣، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن جارود رحمہ اللہ نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❁ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمْرَ، وَشَارِبَهَا، وَسَاقِيهَا، وَبَائِعَهَا، وَمُبْتَاعَهَا، وَعَاصِرَهَا، وَمُعْتَصِرَهَا، وَحَامِلَهَا، وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ .

''اللہ تعالیٰ نے شراب پر اور شراب پینے والے، پلانے والے، فروخت کرنے والے، خریدنے والے، نچوڑنے والے، اٹھا کر لے جانے والے اور جس کی طرف اٹھا کر لے جائی جا رہی ہے، سب پر لعنت فرمائی ہے۔''

(سنن أبي داوٗد: ٣٦٧٤، سنن ابن ماجه: ٣٣٨٠، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِجْتَنِبُوا الْخَمْرَ، فَإِنَّهٗ مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ .

''شراب سے بچیں، کیونکہ یہ ہر برائی کی کنجی ہے۔''

(المستدرك للحاكم : ١٦٢/٤، ح : ٧٢٣، شعب الإيمان للبيهقي : ١٠/٥، ح : ٥٥٠٨، وسندهٗ حسنٌ)

اسے امام حاکم رحمہ اللہ نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب سورت بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِي الْخَمْرِ .

''شراب کی تجارت حرام ہوگئی ہے۔''

(صحيح البخاري : 2226، صحيح مسلم : 1580)

❁ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں سوال کیا:

يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّا بِأَرْضٍ يُّصْنَعُ فِيهَا شَرَابٌ مِّنَ الْعَسَلِ، يُقَالُ لَهٗ : الْبِتْعُ، وَشَرَابٌ مِّنَ الشَّعِيرِ، يُقَالُ لَهٗ : الْمِزْرُ .

''اللہ کے رسول! ہم ایسے علاقے میں رہتے ہیں جہاں شہد کی شراب بنائی جاتی ہے اور اس کو بِتع کا نام دیا جاتا ہے اور جَو کی شراب بھی بنائی جاتی ہے اور اسے مِزر کا نام دیا جاتا ہے۔''

اس پر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ .

''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

(صحيح البخاري : ٦١٢٤، صحيح مسلم : ١٧٣٣)

❁ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا:

أَمَّا بَعْدُ، أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ، وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ : مِنَ الْعِنَبِ، وَالتَّمْرِ، وَالْعَسَلِ، وَالْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ، وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ .

''امابعد، لوگو! بلاشبہ شراب کی حرمت نازل ہوئی تو اس وقت یہ ان پانچ چیزوں سے بنتی تھی: انگور سے، کھجور سے، شہد سے، گندم سے اور جو سے۔ جو چیز عقل کو ڈھانپ دے وہ شراب ہے۔''

(صحيح البخاري : ٤٦١٩، صحيح مسلم : ٣٠٣٢)

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْبَذُ لَهُ الزَّبِيبُ فِي السِّقَاءِ، فَيَشْرَبُهُ يَوْمَهُ، وَالْغَدَ، وَبَعْدَ الْغَدِ، فَإِذَا كَانَ مَسَاءُ الثَّالِثَةِ شَرِبَهُ وَسَقَاهُ، فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ أَهَرَاقَهُ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مشکیزے میں انگور کا نبیذ تیار کیا جاتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے تین دن تک پیتے تھے، جب تیسرے دن کی شام ہوتی، تو خود پیتے اور دوسروں کو پلاتے، اگر کچھ بچ جاتا، تو اسے انڈیل دیتے تھے۔''

(صحيح مسلم : 2004)

ان احادیث وآثار سے یہ بات ثابت ہوئی کہ شراب کی ہر قسم اور ہر مقدار حرام ہے۔ ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور جس مشروب کے سو گلاس نشہ کریں، اس کا ایک قطرہ بھی حرام ہے۔ جب شراب بقولِ رسول بیماری ہے تو اسے قوت حاصل کرنے کے لیے استعمال کرنا کیسے عقل وشعور کے مطابق ہوا؟

ان دلائل کے خلاف فقہ حنفی کا ایک اور فتویٰ ملاحظہ فرمائیں:

إِذَا شَرِبَ تِسْعَةَ أَقْدَاحٍ مِنْ نَبِيذِ التَّمْرِ فَأُوجِرَ الْعَاشِرَ فَسَكِرَ لَمْ يُحَدَّ؛ لِأَنَّ السُّكْرَ يُضَافُ إِلٰى مَا هُوَ أَقْرَبُ إِلَيْهِ كَذَا فِي السِّرَاجِيَّةِ .

''جب آدمی کھجور کی نبیذ کے نَو پیالے اپنی مرضی سے پی لے، پھر دسواں پیالہ اسے دھمکا کر پلا دیا جائے اور اسے نشہ ہو جائے، تو اس پر حد نافذ نہیں ہوگی کیونکہ نشہ قریبی پیالے کی طرف منسوب ہوگا۔ فتاویٰ سراجیہ میں اسی طرح ہے۔''

(فتاوی عالمگیری: ۵/۴۱۳)

۞ امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي هٰذَا دَلِيلٌ عَلٰى تَحْرِيمِ السَّكَرِ قَلِيلِهٖ وَكَثِيرِهٖ، وَلَيْسَ كَمَا يَقُولُ الْمُخَادِعُونَ لِأَنْفُسِهِمْ بِتَحْرِيمِهِمْ آخِرِ الشَّرْبَةِ، وَتَحْلِيلِهِمْ مَا تَقَدَّمَهَا الَّذِي يُشْرَبُ فِي الْفَرَقِ قَبْلَهَا، وَلَا خِلَافَ بَيْنَ أَهْلِ الْعِلْمِ، أَنَّ السُّكْرَ بِكُلِّيَّتِهِ لَا يَحْدُثُ عَلَى الشَّرْبَةِ الْآخِرَةِ دُونَ الْأُولٰى، وَالثَّانِيَةِ بَعْدَهَا.

''اس حدیث میں دلیل ہے کہ نشہ آور شے قلیل ہو یا کثیر بہر صورت حرام ہے، جبکہ بعض لوگ جو خود کو دھوکہ دیتے ہیں، کہتے ہیں کہ ''فرق'' (ایک برتن کا نام) کا آخری گھونٹ حرام ہے، اس سے پہلے جتنے گھونٹ پیے، وہ حلال ہیں۔ اس بارے میں اہل علم کا کوئی اختلاف نہیں کہ نشہ آور شے کلی طور پر حرام ہے، ایسا نہیں کہ یہ حرمت پہلے گھونٹوں کی نہیں ہے، بلکہ آخری گھونٹ کی ہے۔

(سنن النّسائي، تحت الحديث : ٥٦١٠)

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا:

كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَمَا أَسْكَرَ مِنْهُ الْفَرَقُ، فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ.

''ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس چیز کا ایک فرق (ایک پیمانہ جو دو سیر چار چھٹانک کا ہوتا ہے) نشہ کرے، اس کی ایک ہتھیلی بھر مقدار بھی حرام ہے۔''

(مسند أحمد : ٨٢/٦، سنن أبي داوٗد : ٣٦٨٧، سنن الترمذي : ١٨٦٦، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن جارود (٨٦١) اور امام ابن حبان (٥٣٨٣) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں

إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ وَعُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَنَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَلَسُوا بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرُوا أَعْظَمَ الْكَبَائِرِ، فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ فِيهَا عِلْمٌ، فَأَرْسَلُونِي إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَسْأَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أَعْظَمَ الْكَبَائِرِ شُرْبُ الْخَمْرِ، فَأَتَيْتُهُمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ، فَأَنْكَرُوا

ذٰلِكَ، وَوَثَبُوا إِلَيْهِ جَمِيعًا، فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ مَلِكًا مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَخَذَ رَجُلًا، فَخَيَّرَهُ بَيْنَ أَنْ يَشْرَبَ الْخَمْرَ، أَوْ يَقْتُلَ صَبِيًّا، أَوْ يَزْنِيَ، أَوْ يَأْكُلَ لَحْمَ الْخِنْزِيرِ، أَوْ يَقْتُلُوهُ إِنْ أَبٰى، فَاخْتَارَ أَنَّهُ يَشْرَبُ الْخَمْرَ، وَأَنَّهُ لَمَّا شَرِبَ لَمْ يَمْتَنِعْ مِنْ شَيْءٍ أَرَادُوهُ مِنْهُ، وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا حِينَئِذٍ : مَا مِنْ أَحَدٍ يَّشْرَبُهَا ، فَتُقْبَلُ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، وَلَا يَمُوتُ وَفِي مَثَانَتِهٖ مِنْهَا شَيْءٌ إِلَّا حُرِّمَتْ عَلَيْهِ الْجَنَّةُ، وَإِنْ مَّاتَ فِي الْأَرْبَعِينَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً .

''سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کے بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے سب سے بڑے گناہ کے بارے میں بات چیت شروع کی۔انہیں اس بارے میں زیادہ علم نہ تھا۔انہوں نے مجھے سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص کی طرف بھیجا کہ میں ان سے اس بارے میں دریافت کر کے آؤں۔سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص نے مجھے بتایا کہ سب سے بڑا گناہ شراب پینا ہے۔میں نے آ کر صحابہ کرام کو یہ بات بتائی تو انہوں نے اس کا انکار کیا اور سب کے سب جلدی سے سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص کی طرف چلے گئے۔سیدنا عبداللہ بن عمرو نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: بنی اسرائیل کے ایک بادشاہ نے

ایک آدمی کو پکڑا اور اسے اختیار دیا کہ کوئی ایک کام کر لے؛ یا شراب پیے، یا بچے کو قتل کرے، یا زنا کرے، یا خنزیز کا گوشت کھائے، ورنہ انکار کرنے پر وہ اسے قتل کر دیں گے۔اس نے شراب پینے کی حامی بھر لی۔ جب اس نے شراب پی لی تو اس نے وہ سارے کام بلا جھجک کر ڈالے جو وہ اس سے کروانا چاہتے تھے۔اس وقت رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: جو بھی شخص شراب پی لے گا، اللہ تعالیٰ چالیس دن اس کی نماز قبول نہیں کرے گا۔اور جو بھی اس حالت میں مرے گا کہ شراب اس کے مثانے میں ہو گی تو اس پر جنت حرام ہو جائے گی۔اگر کوئی شراب پینے کے بعد چالیس دنوں کے اندر مر جائے گا تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔''

(الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم : ٨١٠، المعجم الأوسط للطبراني : ١١٦/١، ح : ٣٦٣، المستدرك للحاكم : ١٤٧/٤، ح : ٧٢٣٦، واللفظ لهٗ، وسندهٗ حسنٌ)

امام حاکم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو امام مسلم کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے اور حافظ منذری رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

(الترّغيب والترّهيب : ١٧٩/٣)

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن وسنت ہی پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

❀❀❀❀❀❀❀